مصری فرعون شُوشینق (عہد نامہ عتیق میں شیشک) نے تیار کی تھی۔ شُوشینق نے ۹۲۵ ق - م میں جودیا اور اسرائیل کو تسخیر کرنے کے لیے شمال کا سفر کیا تھا۔

"یہ فہرست جو مصری زبان میں لکھی گئی ہے، اصلاً قدیم عبرانی کے تلفظ میں ہے، اِس فہرست میں "دوت کے میدان" کا ذکر ہے۔ پروفیسر کچن کے تجزیے کے مطابق دوت داؤد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

پروفیسر کینتھ کچن کے برعکس وائٹ لیم کا خیال ہے کہ ارامی زبان کے جس کتبے کا ذکر کیا جا رہا ہے، اِس کی تشریح میں کچھ زیادہ نکتہ آفرینی کی جا رہی ہے۔ اِس کتبے سے محض یہ معلوم ہوتا ہے کہ داؤد کا وجود تھا۔ وائٹ لیم کے خیالات کی عموی تائید یونیورسٹی آف شیفیلڈ کے پروفیسر جان روجرسن نے بھی کی ہے۔ اُن کے بقول اہلِ علم کے حلقوں میں قدیم اسرائیل کی ابتداء کے بارے میں روایتی کہانی کو شک کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ بالخصوص جب کہ موآب، عمون اور ادوم کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں نویں صدی تک (عہدِ داؤد کے بہت بعد تک) وجود میں نہیں آئی تھیں، تو داؤد نے اُنھیں فتح کیسے کر لیا تھا؟

اِس علمی غور و فکر کے خطرناک ہونے کے متعدّد اسباب میں سے ایک سبب مشرقِ وسطیٰ کی سیاست ہے۔ ایک امریکی ماہر اثریات البرٹ گلاک نے بائبل کی صحت کو چیلنج کیا تو بیرزیت یونیورسٹی کے باہر گولی کا نشانہ بن گیا۔ (بہ شکریہ "ڈان" - کراچی، ۱۴ فروری ۱۹۹۶ء)

انڈیا: کیتھولک چرچ اور "وشواہندو پریشد" کے درمیان کشمکش بڑھ رہی ہے۔

ہندوستان میں کیتھولک چرچ اور "وشواہندو پریشد" کے درمیان کشمکش شدید ہوتی جا رہی ہے۔ "وشواہندو پریشد" کی جانب سے کیتھولک چرچ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ہندوؤں کی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ بمبئی میں قائم "وشواہندو پریشد" کی شاخ کے سربراہ نے کیتھولک چرچ پر زور دیا ہے کہ وہ مقامی ہندوؤں پر کیتھولک مشنریوں کی مبیّنہ سختی پر معذرت کرے۔ "وشواہندو پریشد" کے ایک بیان میں کہا گیا ہے: "چرچ یہ بات بھولے ہوئے ہے کہ رواداری صرف اسی صورت میں مؤثر ہوتی ہے جب اِس کا جواب بھی رواداری سے دیا جائے گا۔"

جب روزنامہ "نیشن" (لاہور) کی جانب سے دہلی میں آرچ بشپ کے دفتر سے رابطہ قائم کیا گیا تو اُنھوں نے واضح الفاظ میں تردید کی کہ کیتھولک چرچ سے متعلق مشنری کبھی متعصبانہ سرگرمیوں میں

ملوث رہے ہیں۔ آرچ بشپ نے "وشوا ہندو پریشد" کو چیلنج کیا کہ وہ کسی ایسے واقعہ کی نشان دہی کرے۔ "وشوا ہندو پریشد" نے مسلمانوں کے خلاف رام کے نام پر جنگ شروع کی جو بابری مسجد کے انہدام پر منتج ہوئی۔ آرچ بشپ کے الفاظ میں حالیہ برسوں میں ہندوستان میں متعدد پادریوں اور عام مسیحیوں پر حملے ہوئے اور ان حملوں کے نتیجہ میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ آرچ بشپ نے واضح کیا کہ ۱۹۹۰ء میں اتر پردیش میں راہبات کی عصمت دری کی گئی۔ مدھیہ پریش میں پادری اور راہبات متعدد حملوں کا نشانہ بنیں۔ مہاراشٹرا میں ایک چرچ کی بے حرمتی کی گئی اور فادر لوئیس مُولاویٹل کو بہیمانہ طور پر قتل کیا گیا۔ اِس طرح اتر پردیش سے فادر ربے بیلو پُراسرار طور پر غائب ہوئے۔ ("دی نیشن"، ۸ مئی ۱۹۹۶ء)

مراسلت

محمد اکرم قریشی

احیائے دین لائبریری - سیالکوٹ

["عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے ایک قاری جناب محمد اکرم قریشی نے مجوزہ انتخابی اصلاحات اور اِن پر مسیحی ردِ عمل پر حسبِ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اختلاف رائے کا حق تسلیم کرتے ہوئے اُن کا مراسلہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ مدیر]

وفاقی کابینہ کی حالیہ مجوزہ انتخابی اصلاحات کے انتظامی اور نظریاتی پہلوؤں پر وطنِ عزیز کے مختلف حلقوں کا موافق اور مخالف ردِ عمل تفصیل سے پریس میں آچکا ہے جس میں ہر ایک فریق نے اپنے اپنے موقف کے حق میں دلائل بھی دیے ہیں۔ ہم اُن سب دلائل کو حکومت اور انتخابی کمشن کے سپرد کرتے ہوئے صرف عقل و انصاف کے تقاضے کے تحت اصلاحات کے بعض پہلوؤں پر اپنی گزارشات پیش کرتے ہوئے مجوزین اور اقلیتوں کے رہنماؤں کو ان پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں اور ہٹ دھرمی، تعصب اور مفاد پرستی چھوڑ کر حق پرستی، باہمی صلح و آشتی اور اجتماعی ملکی مفاد کا معقول روّیہ اختیار کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ ہماری گزارشات یہ ہیں۔